© rasailojaraid.com

مطبوعات

تعلیماتِ غزالیؒ تالیف: مولانا محمد حنیف ندوی۔ شائع کردہ: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ لاہور صفحات: ۵۰۰۔ قیمت دس روپے۔

مادیت کے اس دور میں جب دین سے لوگوں کی دلچسپی بڑی سرعت کے ساتھ کم ہو رہی ہے اور مادی فوائد و لذائذ نے پوری زندگی کا احاطہ کر رکھا ہے، انسان کی خالص روحانی زندگی میں بھی وہ اخلاص باقی نہیں رہا جو مذہب کا طرۂ امتیاز ہے۔ چنانچہ آپ اپنی قومی زندگی پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کے ہاں عبادات تک کے معاملے میں ایک عام لاپروائی بلکہ بغاوت کے رجحانات ملتے ہیں اور جو قلیل سی تعداد ان کی پابندی بھی کرتی ہے وہ بھی ان سے وہ روحانی کیف و سرور اور وہ دینی فوائد پوری طرح حاصل نہیں کر پاتی جو امت کے صلحاء نے ان سے اخذ کیے ہیں۔

دورِ حاضر میں خدمتِ دین کے جتنے مختلف میدان ہیں ان میں ایک نہایت اہم میدان یہ بھی ہے کہ انسانوں اور خاص طور پر مسلمانوں کے دلوں کو تعلق باللہ کی حرارت سے گرمایا جائے تاکہ ان کے اندر اخلاص پیدا ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لیے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات خصوصاً احیاء علوم الدین بجد مفید ہے۔ مولانا محمد حنیف ندوی صاحب نے غالباً اسی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے زیرِ تبصرہ کتاب "تعلیماتِ غزالیؒ" مرتب فرمائی ہے۔

اس کتاب کے فاضل مصنف اس سے پیشتر "افکارِ غزالیؒ" اور "سرگزشت غزالیؒ" جیسی دو بلند پایہ کتابیں لکھ کر امام غزالی کے افکار و نظریات کے باب میں اپنی بالغ نظری کا ثبوت پیش کر چکے ہیں۔ یہ کتاب یعنی "تعلیماتِ غزالیؒ" اسی باب میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ مولانا چونکہ قدیم اور جدید فلسفہ پر گہری نظر رکھتے ہیں اس لیے انہوں نے ایک ایسا اسلوبِ نگارش اختیار کیا ہے جو جدید تعلیم یافتہ طبقے کے قلب و دماغ کو پوری طرح متاثر کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب کے آغاز میں انہوں نے ایک بسیط مقدمہ لکھا ہے جس میں تصوف کی ارتقائی منازل کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس کے مختلف پہلوؤں کا بڑی عمدگی کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے تصوف کی مشہور اصطلاحات مثلاً غیبت و حضور، صحو و سکر، ذوق و شرب، محو و اثبات کی بھی وضاحت فرمائی ہے جن کی مدد سے تصوف کے مباحث کو سمجھنے میں رہنمائی مل سکتی ہے۔ اس مقدمہ کا سب سے زیادہ قابلِ قدر حصہ "تصوف اور اسلام میں اس کا صحیح مقام و موقف" ہے۔ اس سلسلے میں اُن کی تصریحات قابلِ غور ہیں:

"رہبانیت سے اسلام کو جُدا کرنے والی دوسری چیز یہ ہے کہ اسلام دنیا اور دنیوی خواہشات میں اصولی فرق قائم کرتا ہے۔ دنیا کا مفہوم اس کے نزدیک یہ کارگاہِ حیات ہے اور اس کارگاہِ حیات کو واسطہ اور ذریعہ کے بجائے نصب العین قرار دینا اور اس کی ادنیٰ نعمتوں پر زندگی کی اعلیٰ اقدار کو قربان کر دینا خواہشاتِ دنیا کے مترادف ہے۔ اسلام یا اسلامی تصوف اس کارگاہِ حیات سے تو پوری پوری دلچسپی لیتا ہے۔ مگر اس کو اس کے درجہ سے بڑھا کر نصب العین کے درجہ تک پہنچا دینے کا حامی نہیں۔" (۶۸-۶۹)

پھر تصوف کے مقصد پر بحث کرتے ہوئے وہ کتنی صحیح بات کہتے ہیں:

"اگر تصوف کو ایک محرک اعلیٰ اور موثر ترین عنصرِ حیات کی صورت اختیار کرنا ہے اور اہلِ دنیا کو آخرت کی طرف مائل کرنا ہے تو پھر اس کی یہی صحیح شکل یہی ہے کہ حضرات صوفیاء اس سابقہ ذوق و رجحان سے دستبردار ہوں اور ایک جیتا جاگتا اور اونچا تصورِ حیات اپنائیں جو دلوں میں اللہ کی محبت پیدا کرے اور دنیا میں خوبصورتی اور توازن کے ساتھ رہنا سکھائے۔" (ص ۹۳)

اس مقدمہ میں البتہ ایک مقام ایسا ہے جسے پڑھ کر ذہن خلش محسوس کرتا ہے۔ مولانا کا ارشاد ہے کہ "ایک صوفی اور نبی کے درمیان فرق درجہ و مرتبہ ہی کا ہے۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فاضل مصنف نے بے شک اپنے اس نقطۂ نظر کی وضاحت فرمائی ہے اور اس امر کی صراحت کر دی ہے کہ "ولی ہزار مجاہدہ و مراقبہ کرے جب بھی نبی یا رسول ہرگز نہیں ہو سکتا" مگر اس کے باوجود وہ اس بات کے قائل ہیں کہ "ان دونوں میں فرق درجہ و مرتبہ کا ہوگا" (ص ۳۵)

ہمارے نزدیک یہ صورت صحیح نہیں۔ ایک صوفی کے علوم کا سرچشمہ اس کا قلب ہوتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی قلبی واردات اور اس کی داخلی کیفیات، اس کے معارف کا منبع اور مخزن ہیں لیکن نبی کی تعلیمات اس کی قلبی کیفیات کی شارح اور ترجمان نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ خارج سے علوم و معارف اس کے قلب پر القا کرتا ہے۔ اس کی تعلیمات نہ تو ایک فلسفی کی طرح اس کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہوتی ہیں اور نہ ہی ایک صوفی کی طرح اس کے قلبی تاثرات کا اظہار ہوتی ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہو تو پھر نبی کی تعلیمات میں وہ معروضیت (OBJECTIVITY) پیدا نہیں ہو سکتی جیسے مولانا نے خود تسلیم کیا ہے۔

اس ضمن میں ایک دوسری گزارش یہ ہے کہ فاضل مصنف سے یہ حقیقت کسی طرح بھی اوجھل نہیں کہ امام غزالی نے اپنے سارے علم و فضل کے باوجود حدیث کے نقل کرنے کے معاملے میں اس احتیاط کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا جس کی اس باب میں ضرورت ہے اس لیے ضروری تھا کہ وہ احادیث کے حوالہ جات پوری صراحت کے ساتھ درج کرتے۔ یہ ایک بڑی علمی خدمت ہوتی۔

ہمیں امید ہے کہ فاضل مصنف طبع دوم کے وقت ہماری ان گزارشات کو نگاہ میں رکھیں گے۔ یہ کتاب اپنی موجودہ صورت میں بھی بڑی مفید اور کارآمد ہے اور اس بنا پر ہم دین سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

اسلام اور مغرب بزبان انگریزی | تالیف: محترمہ مریم جمیلہ صاحبہ۔ شائع کردہ: شیخ محمد اشرف صاحب کشمیری بازار، لاہور، مغربی پاکستان۔ قیمت: سوا پانچ روپے۔ صفحات: ۱۲۹

اس کتاب کی مصنفہ ان چند خوش نصیب خواتین میں سے ہیں جو مغرب میں پیدا ہوئیں مغربی

© rasailojaraid.com